REGD No. L 5254 218

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

لاہور پاکستان

روزنامہ

— شرح چندہ —

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۳ | ۹ امان ۱۳۲۸ ہش - ۸ جمادی الاول ۱۳۶۸ھ - ۹ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

محترم نواب صاحب کو رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح ضعف کی شکایت ہوگئی تھی۔ آج بخار بھی تیز رہا۔ جس کی وجہ سے بے چینی رہی۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت پہلے جیسی ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی تشویشناک حالت

مکرم صوفی صاحب کی طبیعت قدرے سنبھل گئی تھی کہ آج ۳ بجے یکدم حالت بہت خراب ہوگئی۔ اب کچھ طبیعت سنبھل گئی ہے۔ مگر ابھی بہت تشویشناک حالت ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص طور پر مکرم صوفی صاحب کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

قرارداد مقاصد میں انیس ۱۹ ترامیم پیش کی جائینگی

حکومت کو اللہ تعالےٰ کی امانت قرار دینے پر حزب مخالف کا اعتراض

کراچی ۸ مارچ۔ مسٹر لیاقت علی خان نے کل جو قرارداد مقاصد پیش کی تھی۔ آج شام کو چھ بجے پاکستان مجلس دستور ساز میں اس پر بحث شروع ہوگئی۔ حزب مخالف نے ۱۹ ترامیم کا نوٹس دیا ہے۔ زیادہ اعتراض قرارداد کے پہلے حصہ پر کیا گیا ہے۔ جس میں حکومت کو اللہ تعالےٰ کی ایک امانت قرار دیا گیا ہے۔ جو عوام کو سونپی گئی ہے۔

ایک ترمیم میں قرارداد کے پہلے پیرے کو اڑا دینے کی سفارش کی گئی۔ ایک دوسری ترمیم میں ان الفاظ کو قرارداد کے پہلے حصہ میں رکھنے کی تجویز کی گئی۔ کہ سارے اختیارات حکومت کے مالک عوام ہیں۔ عوام ہی کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندوں کے ذریعہ حکومت چلائیں۔

مسٹر بھوپندر کمار نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ سیاست اور مذہب کا تعلق زندگی کے دو مختلف پہلوؤں سے ہے۔ سیاست کا تعلق عقل اور دلیل کے ساتھ ہے۔ اور مذہب کا تعلق اعتقاد اور ایمان سے ہے۔ ہمیں ان مختلف پہلوؤں کو الگ الگ رکھنا چاہیئے۔ حزب مخالف نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ وزیر اعظم نے اقلیتوں کو برابر کے حقوق دینے کا یقین دلایا ہے۔

مزید ترامیم کل پیش ہونگی۔ جس کے بعد عام بحث ہوگی

پاک پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث ختم ہوگئی۔

ریلوں کی آمدورفت کی تجویز انڈین یونین نے منظور نہیں کی

کراچی ۸ مارچ۔ آج ۵ بجے شام پاک پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث ختم ہوگئی۔ اور ایوان نے باقی ماندہ مطالبات منظور کر لئے۔ ڈاک اور تار کے متعلق جو ترامیم پیش کی گئیں رائے شماری پر وہ نامنظور ہوگئیں۔ وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے ترمیموں کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ ڈاک دیر سے موصول ہونے کی جو شکایت کی گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تقسیم کے وقت غیر مسلم ملازمین کے چلے جانے کی وجہ سے سارا انتظام درہم برہم ہوگیا تھا۔ اب بڑی حالت تک حالات معمول پر آگئے ہیں۔ حزب مخالف نے ریلوے کی مد میں تین ترامیم پیش کیں۔ اور تیسرے درجہ کے مسافروں کی تکلیف کی شکایت کی۔ پروفیسر راجکمار چکرورتی نے دہلی اور لاہور کے درمیان ریل کا سلسلہ جاری کرنے کی تحریک کی۔ وزیر مواصلات نے اس تجویز کا ذکر کرتے کہا حکومت پاکستان نے کئی بار یہ تجویز انڈین یونین کے سامنے رکھی ہے۔ شروع شروع میں اس کی مخالفت کرنے کے بعد آخر انڈین یونین اس تجویز پر رضامند ہوگئی تھی۔ لیکن ریل چلنے سے صرف دو روز قبل اس نے کہہ دیا کہ ہم درست بہم انتظامات کرنے سے معذور ہیں جودھپور ریلوے کے ذریعے جو آمدورفت کا واحد انتظام تھا۔ گزشتہ جولائی میں اسے بھی حکومت ہند نے بند کر دیا۔ اور پھر پرمٹ سسٹم جاری کر کے آمدورفت میں اور بھی رکاوٹ ڈال دی گئی۔

سوالوں کے وقت وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے بتایا کہ دوسرے ممالک سے تجارت کے سلسلے میں پاکستان کا پلڑا بھاری ہے۔ وہ زیادہ مالیت کا مال باہر بھیجتا ہے اور کم مالیت کا مال منگواتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے بتایا کہ گزشتہ سال اچھوت لڑکوں کو ۹۶ ہزار روپے کے وظائف دیئے گئے۔

سرحد کے سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جا رہا ہے

پشاور ۸ مارچ۔ سرحد اسمبلی میں حکومت کی طرف سے تحفظ عامہ کے ایکٹ میں ترمیم کرنے کا بل پیش کیا گیا۔ حزب مخالف کے لیڈر میاں قائم شاہ نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ صوبے میں ایسا عنصر کوئی بھی نہیں ہے۔ جو پاکستان کا وفادار نہ ہو۔ اس لئے اس بل کی ضرورت نہیں ہے

وزیر اعظم نے بل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسی یہی ہے کہ آہستہ آہستہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اکثر قیدی ایسے ہی ہیں جو یا تو رہا ہو چکے ہیں یا رہا ہونے والے ہیں۔ لیکن پھر بھی صوبے کا مفاد اسی میں ہے کہ یہ بل پاس کر دیا جائے ۴۴ ایوان نے کثرت رائے سے بل منظور کر لیا۔

جنوبی افریقہ کے ۲۰ لاکھ باشندے

— مسلمان ہونا چاہتے ہیں —

قاہرہ ۸ مارچ معصری سفیر مقیم کیپ ٹاؤن نے وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے ۲۰ لاکھ باشندے مذہب اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مصر کی حکومت ان لوگوں کے مطالعہ کے لئے مذہبی لٹریچر بھجوانے کا انتظام کر رہی ہے (اسٹار)

ڈاکٹر سن فو کی وزارت مستعفی ہوگئی

نانکنگ ۸ مارچ۔ چین کے قائمقام صدر نے ڈاکٹر سن فو کی کابینہ کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔ اس کابینہ کے مستعفی ہو جانے پر بالعموم خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں ڈگری کالج قائم کیا جائیگا

جہلم ۸ مارچ۔ چکوال ضلع جہلم میں ایک گورنمنٹ ڈگری کالج کھولنے کا انتظام زیر تکمیل ہے۔ اس کالج میں ڈگری کلاسوں تک سائنس پڑھائی جائے گی۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں کالج اپنا کام شروع کر دے گا۔

مجلس عاملہ کا خاص اجلاس

لاہور ۸ مارچ۔ عبدالغفار صاحب آفس سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مرکزی انجمن مہاجرین جموں کشمیر مسلم کانفرنس لاہور کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۹ مارچ کو گیارہ بجے صبح منعقد ہو رہا ہے جس میں نہایت اہم امور پر بحث ہوگی۔ اس اجلاس کی صدارت انجمن کے صدر خان محمد رفیق خان کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

"الفضل" کی خصوصیات

(۱) الفضل میں جماعتی حالات۔ سلسلے کے ضروری اعلانات اور بیرونی ممالک میں تبلیغی مشنز کی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔
(۲) الفضل میں علمی۔ دینی۔ تاریخی اور معاشی مسائل پر مضامین شائع کئے جاتے ہیں
(۳) الفضل ایک ایسا مبلغ ہے۔ جس کو ہر جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں مدد دینے والے گویا ایک طرح سے فریضہ تبلیغ بھی ادا کرتے ہیں۔
(۴) الفضل کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ آپ تک سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز ملفوظات و خطبات اور ضروری ہدایات پہنچاتا ہے۔
(۵) الفضل تجارتی حلقوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے۔ تاجر احباب اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں
(۶) تمام اردو اخبارات میں الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو تقریباً دنیا کے ہر ملک میں جاتا ہے۔
الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی دوست کا فرض ہے۔

بدل اشتراک

اندرون سالانہ	-/۲۱ روپے
ششماہی	-/۱۱ روپے
سہ ماہی	-/۶ روپے
ماہوار	-/۸/۲ روپے
بیرون سالانہ	-/۲۴ روپے
خطبہ نمبر سالانہ	-/۵ روپے
" ششماہی	-/۸/۲ روپے

ان خریداران کی خدمت میں جو سلسلہ خریداری جاری نہیں رکھ سکے۔ یہ پرچہ بغرض توجہ بھجوایا جا رہا ہے۔ تا کہ سابقہ تسلسل کو دوبارہ قائم کر سکیں امید ہے۔ کہ احباب حسب استطاعت عرصہ کے لئے دوبارہ پرچہ جاری کرائیں گے۔ کم استطاعت والے احباب خطبہ نمبر جاری کرا کر اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس روحانی پانی سے سیراب کر سکتے ہیں۔ جو الفضل تازہ بتازہ ان کے پاس پہنچاتا ہے۔ (مینجر)

تحریک صدقہ تعمیر مکانات غرباء میں مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کا

ایک خواب کی بناء پر اڑھائی ہزار ۲۵۰۰/- روپے کا شاندار وعدہ

مکرم و محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد جماعت کے ان مخیر احباب میں سے ہیں۔ جو کسی ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہر ایک تحریک پر قابل رشک قربانی کے ساتھ لبیک کہتے ہیں۔ سیٹھ صاحب نے باوجودیکہ وہ اس وقت سیاسی تغیرات کی وجہ سے مالی مشکلات میں ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تحریک "صدقہ تعمیر مکانات غرباء" میں مبلغ اڑھائی ہزار روپے کا وعدہ پیش فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔
امید ہے باقی دوست جلد سے جلد اپنے وعدے اور نقد رقوم حضرت اقدس کے حضور پیش فرما کر اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش فرمائیں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مرا کام تبلیغ اسلام ہے

مرا کام تبلیغ اسلام ہے — مجھے اور کاموں سے کیا کام ہے
مسیحا نے زندہ کیا ہے مجھے — مرے جسم میں روح الہام ہے
مری سانس ہے موجۂ زندگی — پر آب خضر سے مرا جام ہے
امانت خدا کی ہے دل میں مرے — زباں پر محمدؐ کا پیغام ہے
مجھے سب کمالات بخشے گئے — یہی نعمت حق کا اتمام ہے
جو پھیلا ہے یہ بحر و بر میں فساد — زیادہ خرد کا یہ انجام ہے
نہ ہو جائے تو بھی گرفتار دیکھ — یہ ابلیس کا حلقۂ دام ہے
ہے نعمت حقیقی خدا کی رضا — حکومت تو ادنیٰ سا انعام ہے
طواف حرم کے سوا کچھ نہ کر — کہ باندھا ہوا تو نے احرام ہے
تو کر ترک سب کچھ بحکم خدا
یہ تنویر من حسن اسلام ہے

فریضۂ تبلیغ

تبلیغ ہمارے لئے اہم ترین فریضہ ہے۔ اور اس فرض کو ادا کرنے کے لئے کثیر مقدار میں لٹریچر شائع ہوتا رہنا نہایت ضروری ہے۔ لٹریچر کی اشاعت احباب جماعت کی مالی امداد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس اہم ترین فریضہ کی ادائیگی کے لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ چندہ نشر و اشاعت بھیجیں۔ تا تبلیغی لٹریچر کثرت سے شائع ہوتا رہے۔
(ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ)

سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ سوئم

سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ سوم کے متعلق صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کا ایک نوٹ اخبار الفضل مورخہ یکم مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کتاب کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ اس کے پہلے دو حصوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس حصہ میں بنو قریظہ کے واقعہ سے لیکر بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط تک کے واقعات درج ہیں۔ اس حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مکتوب مبارک کا عکس بھی شائع ہوگا۔ صرف ایک ہزار کی تعداد میں چھاپی جائیگی۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی نسخہ ہوگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً محاسب صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور کے پتہ پر قیمت بھیجکر اس کے نسخے محفوظ کروالیں۔
"دعوۃ الامیر" اور اس کتاب کی پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کے نام ترتیب وار محفوظ رکھے جائیں گے۔ اور اس ترتیب سے کتب دی جائیں گی۔ "دعوۃ الامیر" کی قیمت تین روپیہ ہے۔ خاکسار جلال الدین شمس قائمقام

اسرائیل کی چال

قاہرہ ۸ رمارچ۔ باخبر مصری اور عرب حلقوں کا خیال ہے۔ کہ عقبہ کے شمال میں اسرائیل کے ایک مسلح دستے نے جو نقل و حرکت کی تھی۔ اس کا مقصد دنیا کو یہودیوں کی طاقت سے مرعوب کرنا تھا۔ قاہرہ میں شرق اردن کے نائندے نے سٹار کو بتایا۔ اس چال سے شرق اردن پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ حکومت شرق اردن ہوڈیز مذاکرات کے دوران میں مہاجرین بحر روم میں شرق اردن کے لئے ایک بندرگاہ کی ضرورت اور یروشلم کے مستقبل کے مسائل پر سختی سے قائم رہے گی۔ (اسٹار)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی "الفضل" خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہٗ ادا نہیں کر رہا۔

جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی تعلیم

باقاعدہ کلاسز کا اجراء

جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی تعلیم کے سلسلے میں باقاعدہ کلاسز انشاء اللہ تعالیٰ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں آئندہ اتوار سے شروع ہو جائیں گی۔ جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کلاس بعد نماز مغرب لگا کرے گی۔ جرمن زبان کے لئے اتوار اور جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اور فرانسیسی زبان کی تعلیم پیر اور بدھ کو دی جائیگی۔

روزنامہ الفضل

۹ مارچ ۱۹۴۹ء

اب تو باز آؤ

خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے اپنی قرارداد مقاصد کو جن کی اساس پر پاکستان کا آئین دستور بنایا جائے گا۔ مجلس دستور ساز میں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا ہے کہ

"کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کا اس پر ایمان نہ ہو کہ کلام اللہ اور اسوۂ حسنہ رسول ہی اس کے روحانی فیضان کے بنیادی سرچشمے ہیں۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔ اور اسلام کا کوئی فرقہ نہیں ہے۔ جو انکے وجوب کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ لہذا کسی ایسے فرقے کو جو پاکستان میں اقلیت میں ہو۔ اس مملکت کی نیت کی طرف سے اپنے دل میں غلط فہمی کو راہ نہ دینا چاہیئے۔ یہ مملکت ایک ایسا اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کی سعی کریگی جو باہمی تنازعات سے مبرا ہو۔ لیکن اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ اعتقادات کے معاملے میں وہ مسلمانوں کے کسی طبقے کی آزادی کو سلب کریگی۔ کسی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو خواہ اقلیت میں یہ اجازت نہیں ہوگی کہ دوسروں کو اپنا حکم قبول کرنے پر مجبور کرے۔ اور اپنے اندرونی معاملات اور فرقہ وارانہ اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی اور وسعت حاصل ہوگی"

یہ ایک نہائت دانشمندانہ اور مسلم قوم کے اتحاد کے نقطۂ نظر سے قابل غور امر ہے۔ جس کی طرف وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں توجہ دلائی ہے۔ اور جس کو آپ نے پاکستان کے دستور میں ایک بنیادی چیز قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں باوجود اسکے کہ سب کلام اللہ اور اسوۂ حسنہ رسول کو ہی اپنے روحانی فیضان کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ کثیر فرقے ہیں جو اعتقاداً ایک دوسرے کو کافر تک سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ممکن نہیں ہوسکتا۔ کہ کسی ایک فرقہ کو خواہ وہ کتنا ہی اکثریت میں کیوں نہ ہو۔ دوسرے فرقوں پر جن کو وہ پسند نہیں کرتا تحکم کا موقعہ دیا جائے۔ کیونکہ اس طرح مسلم قوم کا وہ شیرازہ ہی منتشر ہو جاتا ہے۔ جس کی بناء پر اور جس کے زور پر پاکستان معرض وجود میں آیا ہے قائد اعظم محمد علی جناح نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ اور آپ کی کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ آپ نے اعتقادی اختلافات کو اچھالنے اور ہوا دینے والوں کی ہمیشہ مخالفت کی اور ان کی آواز کو ہر موقعہ پر دبا دیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے دشمنوں نے مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار ڈالنے کے لئے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو لڑوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور شیعہ سنی مرزائی غیر مرزائی کے موضوعات پر دھواں دھار تقریریں کیں۔ لیکن ان کی کوششوں کے باوجود مسلم قوم قائد اعظم کی راہ نمائی میں جادۂ مستقیم پر قائم رہی اور اس نے وہ کامیابی حاصل کرلی۔ جس کا بین ثبوت خود پاکستان کا وجود ہے۔

اس لحاظ سے اب دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ پاکستان کے استحکام اور اسکی آئندہ قوت وشوکت اور اسکی آئندہ تمام ترقی کا دارومدار اسی اصول پر ہے جس کی پیروی کر کے قائد اعظم سب سے بڑی اسلامی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور جس اصول کو وزیر اعظم نے پاکستان کے دستور میں مدنظر رکھنے کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے

افسوس ہے کہ بعض خود غرض لوگ ابھی تک اس حقیقت کو نہیں سمجھے یا سمجھنے سے دیدہ دانستہ اعراض کرتے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس فتنہ کو از سر نو بیدار کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ایسے لوگ جو مختلف فرقوں کے درمیان باہمی نفرت پیدا کرنے کی نامبارک سعی کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان کے اس اعلان کے بعد اپنی مذبوحی حرکات سے ضرور باز آجائیں گے۔ اور اپنی قوتوں کو قومی شیرازہ بکھیرنے کی بجائے کسی مفید کام میں صرف کریں گے

ترکی میں احیائے اسلام

ترکی کے نئے راہ نماؤں نے اپنی قومی ترقی کا راز اسی میں سمجھا تھا۔ کہ وہ اسلام اور تمام اسلامی باتوں سے اپنے آپ کو الگ کرلیں۔ ان کے خیال میں جب تک وہ اسلامی طریقوں سے خلاصی نہ پائینگے اس وقت تک یورپ کی نگاہ میں مہذب قوم نہیں کہلا سکتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی حکومت کی بنیاد سیکولر یعنی دنیاوی طرز کے اصولوں پر رکھی۔ اور اس میں اتنا مبالغہ کیا کہ اب وہاں عربی میں اذان دینا بھی جرم ہے۔ چنانچہ انگریزی معاصر ڈان کے انگورہ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ حال ہی میں دو شخصوں کو عربی میں اذان دینے کی پاداش میں تین تین ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ ترکی کی جدید اصلاحات کے متعلق اخبارات میں جب ایسی باتیں پہلے ہم دیکھا کرتے تھے۔ تو یہ کہہ کر کہ یہ پروپیگنڈا ہے ٹال دیا کرتے تھے اور سمجھا کرتے تھے کہ ایسا بھی کیا اندھیر ہوگا کہ ترک یکدم اسلام سے پھر جائیں۔ لیکن ڈان کے نامہ نگار نے ترکی پارلیمنٹ کی ایک حالیہ کارروائی کے جو حالات لکھے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ نہائت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہوا ہے۔

ہم ابھی تک ترکی کو ایک اسلامی ملک سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا یہ خبر حیران کن نہیں ہے کہ پارلیمنٹ میں جب بعض ممبران پارلیمنٹ نے پرزور مطالبہ کیا۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا جائے۔ تو محکمہ مذہبیات کے افسر اعلےٰ نے جواب دیا کہ قرآن کریم کا کماحقہ ترجمہ ترکی میں نہیں ہوسکتا۔ بظاہر تو یہ قرآن کریم کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اسکی دردناکی اس وقت واضح ہوتی ہے۔ جب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکی میں عربی کی تعلیم ہی ممنوع ہے۔ یہاں تک کہ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے۔ عربی میں اذان دینا بھی جرم ہے۔

شاگرد کا استاد کو بھی مات کر دینے کی اس سے بہتر مثال شائد ہی تاریخ میں یا زمانہ حال میں مل سکتی ہو۔ یورپ کے کسی ملک میں عربی پڑھنا ممنوع نہیں ہے۔ اور نہ کسی ملک میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہی عجیب بات خیال کی جاتی ہے کسی ملحد سے ملحد ملک نے بھی عربی میں اذان دینا جرم قرار نہیں دیا ہوا۔ سوائے اس اسلامی کہلانے والے ملک کے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی عجیب بات دنیا میں ہوسکتی ہے۔ اور کیا اسی کا نام آزادئ ضمیر ہے۔ جس کے لئے سیکولر حکومت کی اتنی مداحی کی جاتی ہے۔ سیکولر حکومت کا بھی یہ انوکھا نظریہ ترکی ہی نے اختیار کیا ہے۔ ورنہ عام طور پر سیکولر حکومت کے معنے یہی لئے جاتے ہیں۔ کہ ہر ایک کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ہے۔ حکومت کا بذات خود کوئی مذہب نہیں ہوگا۔ مگر یہاں سیکولر حکومت کے یہ معنے سمجھے گئے ہیں۔ کہ قانون سے اسلام اور عربی زبان کو روکا جائے۔ اور تمام اسلامی شعار کا ملک سے استیصال کیا جائے۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اب ترکی مذہب اور اسلام کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اور سکولوں میں مذہبی تعلیم کی اجازت بھی ہوگئی ہے۔ مگر غور کیا جائے۔ تو یہ اسلئے نہیں کہ ترکوں کو اسلام سے محبت ہوگئی ہے۔ بلکہ یہ بھی کمیونزم کے مقابلہ کے خیال سے کیا گیا ہے۔ مدبرین نے سوچا ہے کہ کمیونزم کو روکنے کے لئے اسلام سے کام لیا جائے۔ ورنہ اسلام کے اختیار کرنے سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ ہاں کمیونزم کے نفوذ کو روکنے کے لئے لوگوں کو مذہب کی طرف متوجہ کر دینا بہت مفید ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی ان کالموں میں کئی بار زور دے چکے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صحیح مذہب ہی کمیونزم کے سیلاب کو تھام سکتا ہے۔ اور دنیا کو اس تباہی سے بچا سکتا ہے جو اپنی الحادی اور خالص مادی رجحان کی وجہ سے کمیونزم کی فطرت میں مضمر ہے کیونکہ کمیونزم محض ایک تحریک نہیں ہے بلکہ مذہب ہے بھوکوں کا مذہب۔ سرمایہ داری اور کمیونزم دونوں متضاد انتہائی نظریات زندگی ہیں۔ اس لئے باہم متصادم ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے دنیا کو خطرہ ہے۔ صحیح مذہب دنیاوی نقطۂ نظر سے بھی دونوں کے درمیان اعتدال پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن صحیح مذہب اس وقت تک اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اس سے یہ فائدہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب تک اس پر پورا پورا ایمان نہ لایا جائے۔ جب تک انسان کے دل میں صحیح مذہب کی بنیاد مستحکم نہ ہو۔ یعنی جب تک انسان خالق کائنات کو اپنا آخری حکم نہ تسلیم کرے۔ اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ ہم اسکو محض اپنی خواہشات کا آلۂ کار بنا کر اس سے وہ کام نہیں لے سکتے۔ جو اس وقت کمیونزم کے مخالف اس سے لینا چاہتے ہیں۔

ترکوں کی مذہب کی طرف جدید رغبت اسی تحریک کا ہی جزو ہے۔ جو کمیونزم کی مخالف اقوام مذہب کے نام پر شروع کر رہی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ لوگوں کو مذہب کی طرف ہانک دینا کمیونزم کے پھیلنے میں روک بن جائے گا۔ لیکن یہ تحریک محض ایک وقتی تدبیر سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتی اس لئے اس کا حقیقی فائدہ بھی شائد نہ ہو۔ کچھ مدت تک تو شائد اس سے کام چل جائے۔ لیکن اگر مذہب کی حیثیت محض ایک وقتی تحریک ہی کے رہی۔ تو اس کا کوئی پائدار نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اور دنیا تباہی سے نہیں بچ سکتی۔ ہاں اگر اس تحریک کا نتیجہ یہ ہو کہ لوگ واقعی دل سے مذہب کے پابند ہو جائیں۔ تو یہ تحریک مبارک ہوسکتی ہے۔ لیکن ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ اگر کمیونزم کی مخالف اقوام چاہتی ہیں۔ کہ دنیا تباہی سے ہمیشہ کے لئے بچ جائے۔ تو ان کو چاہیئے کہ مذہب کو محض سٹنٹ کے طور پر استعمال نہ کریں۔ بلکہ اپنی زندگی کی موجودہ قدروں کا از سر نو جائزہ لیں۔ اور اس سوال پر سنجیدگی سے غور کریں۔ کہ آیا صحیح مذہب اختیار کرنا دنیا کے لئے مفید ہے یا نہیں۔

اس وقت ترکوں کا خاص فرض ہے کہ وہ محض دوسری اقوام کا آلہ کار نہ بنیں بلکہ اسلام کا صحیح مطالعہ کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ اور جب ان کو معلوم ہو جائے کہ اسلام کے بغیر انفرادی اور اجتماعی زندگی صحیح نہیں گزر سکتی۔ تو پھر ان کا فرض ہے کہ دنیا کو اس کا پیغام دینے کے لئے یورپ میں نکلیں۔ اور ان کو [illegible]

چند سوال اور ان کے جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گذشتہ دنوں افتاء کمیٹی کی طرف سے بعض فتاوی کے جو جواب ارسال کئے گئے ہیں وہ افادہ عام کی غرض سے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) سوال:۔ کیا احمدیت اور جماعت احمدیہ دونوں متساوی المفہوم ہیں۔ یا دونوں میں کچھ فرق ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ کہ جو جماعت احمدیہ میں نہیں۔ وہ احمدی نہیں۔

جواب:۔ احمدیت ان عقائد کا نام ہے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن و حدیث کی بناء پر احمدی ہونے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے۔ جس میں ان عقائد کو سچا تسلیم کرنے والے لوگ یعنی احمدی شامل ہوتے ہیں۔ اور ایک خلافت کے نظام کے ماتحت رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے دونوں کے مفہوم الگ الگ ہیں۔ لیکن وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ اور جماعت میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ اس بھیڑ کی مانند ہے۔ جو ریوڑ سے الگ ہو کر اپنے چرواہے کی نگرانی سے محروم ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔

(۲) سوال۔ محکمہ قضا کو ہر ایک فیصلہ کرنا چاہیئے یا خلیفہ کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی معاملہ کو بغیر قضا میں پیش کئے فیصلہ کر دے۔ خلافت راشدہ سے نظیر پیش کیجائے۔

جواب:۔ محکمہ قضاء میں وہی معاملات جاتے ہیں۔ جن کا تعلق واقعات و شہادات سے ہو اور چونکہ خلیفہ وقت کو منصب قضاء حاصل ہے۔ اس لئے واقعات اور شہادت کی بناء پر وہ خود بھی کسی معاملہ کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ خلفاء راشدین پیش آمدہ تنازعات کا فیصلہ صادر فرمایا کرتے تھے۔ باقاعدہ قاضیوں کا تقرر تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوا۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ عام طور پر خود ہی واقعات سنکر فیصلہ فرمادیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنی زمین کو سیراب کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی نہر نکالی۔ اور اس کو ایک دوسرے صحابی محمد بن مسلم کی زمین میں سے لیجانا چاہا۔ محمد بن مسلم نے اس سے انکار کیا۔ وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عمر کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر نے محمدؐ بن مسلم کو فرمایا۔ اس میں تمہارے بھائی کا فائدہ ہے۔ اور تمہیں کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ تم بھی اپنی زمین کو پانی دے سکو گے۔ اس لئے ان کو نہر لے جانے دو۔ لیکن محمدؐ بن مسلم نہ مانے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ نہر تمہارے پیٹ پر سے ہو کر گزرے گی۔ (تاریخ فقہ اسلامی ص۱۸۱)

(۳) سوال:۔ کیا مفتی کا تنخواہ لینا صحیح فتویٰ دینے میں مانع تو نہیں۔ اور کیا وہ اپنے فتویٰ میں خلیفہ کی رائے کا پابند ہوتا ہے یا آزاد۔

جواب:۔ صحیح فتویٰ دینے کا تعلق تو سمجھ اور دیانت کے ساتھ ہے۔ اگر مفتی بد دیانت ہے۔ تو وہ تنخواہ لئے بغیر بھی بد دیانتی کر سکتا ہے۔ باقی مفتی کا کام قانونِ شریعت کی تشریح اور لوگوں کو ان قوانین کے متعلق واقفیت بہم پہنچانا ہے۔ اس لئے خلیفۂ وقت کی رائے کی پابندی یا عدم پابندی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) سوال:۔ بعض مہاجرین کے نام پر پاکستان کے مقامی شہریوں نے غیر مسلموں کے سالم کاروبار خرید کر لئے ہیں۔ حکومت کے سامنے مہاجر یہ بیان کرتا ہے۔ کہ وہ مال اس نے خریدا ہے۔ لیکن در پردہ وہ مال مقامی لوگوں نے خریدا ہوتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب:۔ غیر مسلموں کے کاروبار کو خریدنا منع نہیں۔ البتہ بدنیتی یا غلط بیانی بجائے خود ایک گناہ ہے۔ اس لئے جو شخص اس کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ عند اللہ اور عند الناس بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے۔ کہ اس کے قانون کا منشا کیا ہے۔ اور اس سے جن لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے کون غلط بیانی کا مرتکب ہوا ہے۔ اور کس سے یہ جرم سرزد نہیں ہوا۔

(۵) سوال:۔ ایک مدرس کو ایک شخص نے اپنے لڑکے کی تعلیم کے سلسلہ میں گندی گالیاں دیں۔ اس پر اس مدرس نے غصہ میں آکر یہ قسم کھائی۔ کہ اگر اس شخص کے لڑکے کو میں پڑھاؤں۔ تو میری عورت پر تین طلاقیں۔ اب لوگ اس مدرس پر زور دیتے ہیں۔ کہ وہ اس شخص کو معاف کر دے۔ اور اس کے لڑکے کو پڑھانا شروع کر دے۔ وہ مدرس کیا کرے۔ اور گالیاں دینے والے پر کیا تاوان ہوگا۔

جواب:۔ اس سوال میں جو صورت مذکور ہے وہ حلف بالطلاق یعنی طلاق کی قسم کھانا ہے۔ اور شرعاً ایسی قسم کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے توڑنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ طلاق تو خداوند تعالےٰ کے بیان کردہ طریق کے مطابق طلاق دینے سے واقع ہوتی ہے۔ علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں:۔

ان الحلف بالطلاق لا یلزم ولا یقع علی الحانث به طلاق وھذا مذھب خلق من السلف صح ذالك عن امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھه ولیس بایدی الموقعین ایتھن کتاب اللہ ولا اثر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولا من اصحابه ولا قیاس صحیح (جلد ۲ ص۲۰۸) یعنی طلاق کی قسم کھانے سے طلاق لازم نہیں آتی۔ اس لئے ایسی قسم کو توڑنے والے پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ سلف صالحین کی ایک بہت بڑی جماعت کا یہی مذہب ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا فتویٰ بھی یہی ہے (اور کسی صحابی سے اس کے خلاف مروی نہیں) اس لئے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایسی قسم کے توڑنے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ ان کے پاس نہ تو کوئی قرآن کی آیت ہے۔ نہ کوئی حدیث ہے۔ نہ کسی صحابی کا قول ہے۔ اور نہ ہی قیاس صحیح ان کی تائید کرتا ہے البتہ اس قسم کی قسمیں کھانا ناسمجھی اور دین سے ناواقفیت کی علامت ہے۔ ایسے شخص کو کفارۂ قسم ادا کرنا چاہیئے۔ اور استغفار کرنا چاہیئے دیہاتی سوسائٹی گالیاں دینے والے کے لئے جو تعزیر مناسب سمجھے اس کے مطابق اسے سزا دی جا سکتی ہے۔

(۶) سوال:۔ عرصہ چار سال سے میرا خاوند عقد کر کے کہیں باہر چلا گیا ہے اور خرچ بھی نہیں دیا۔ اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

جواب:۔ مذکورہ صورت عورت کو خیار فقد حاصل ہے لیکن قضا یا عدالت کے ذریعہ اس اختیار سے فائدہ اٹھا سکتی ہے یعنی قضاء میں۔

اس بات کو ثابت کر کے کہ واقعہ میں عرصہ چار سال سے اس کے خاوند کا کوئی پتہ نہیں چلتا قضاء سے یہ فیصلہ حاصل کر سکتی ہے کہ نکاح ثانی کی اس کو اجازت ہے۔ لیکن حالات اور واقعات کو دیکھتے ہوئے قاضی چار سال کے عرصہ میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کہاں ہے تو چار سال کے انتظار کے بعد (قضاء سے یہ فیصلہ حاصل کر کے) چار ماہ دس دن کی عدت گذار کر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر اس کے بعد اس کا پہلا خاوند آجائے تو اس کا کوئی حق اپنی بیوی کے متعلق نہیں ہوگا۔ (البتہ اس صورت میں وہ عورت اپنے پہلے خاوند سے مہر وصول کرنے کی بھی حقدار نہیں ہوگی)

مؤطا امام مالک ص۲۰۹ باب عدۃ التی تفقد زوجھا

(۷) سوال:۔ اگر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کی صحیح صورت کیا ہوگی؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو سر اور پیٹھ کو کسی قدر آگے کی طرف جھکانے رکوع ادا ہو جائے گا لیکن بہتر صورت یہ ہے کہ اس قدر آگے کی طرف جھکے کہ وہ فاصلہ جو بیٹھنے کی حالت میں پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان ہے آدھا رہ جائے۔ بعض فقہا کے نزدیک اس قدر جھکنا چاہیئے کہ پیشانی گھٹنوں کے برابر میں آجائے۔ رکوع کے متعلق جو احادیث اور اقوالِ فقہا مختلف کتابوں میں موجود ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ ان النبی علیه السلام کان اذا رکع بسط ظهره (ابن ماجہ)

۲۔ وفی حدیث انه علیه السلام قال لانس اذا رکعت فضع یدیك علی رکبتیك وفرج بین اصابعك (طبرانی بحوالہ فتح القدیر)

۳۔ ان النبی علیه السلام کان اذا رکع لا یُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا یُقْنِعُهٗ (ترمذی)

۴۔ وفی حدیث آخر انه علیه السلام قال لرجلٍ ارکع حتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا (بخاری)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پیٹھ پوری سیدھی بچھ جاتی آپ اپنے سر کو نہ تو پیٹھ سے نیچے جھکاتے اور نہ ہی اوپر اٹھا کر رکھتے۔ ایک موقع پر آپ نے انس بن مالکؓ کو فرمایا رکوع میں اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں پہ اس طرح رکھو کہ انگلیاں کھیل کر گھٹنوں کو گھیر لیں۔

ایک اور شخص کو فرمایا۔ اطمینان اور تسلی کے ساتھ رکوع کیا کرو۔ ان احادیث اور رکوع کے لغوی مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے فقہاء امت نے رکوع کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ ھو طأطأۃ الرأس ای خفضه لکن مع انحناء الظھر لانه ھو المفھوم من موضوع اللغة و اما کمالہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمنانِ انبیاءؑ اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے

فرمایا "جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے دنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیاں دے لعنتیں بھیجے لیکن ایک وقت آجائے گا کہ وہی دنیا اس کی طرف رجوع کرے گی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں ابتداءً اہلِ دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دکھ نہ اٹھایا ہو۔ مکار فریبی دوکاندار اس کا نام نہ رکھا گیا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پہ ہر قسم کے تیر چلانے چاہے پتھر مارے گالیاں دیں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔ کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالےٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آتے تھے اس کے پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں سے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہونچیں ان کو سست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوئے یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم ہدایات

دربارہ انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ

ذیل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر بر موقع مجلس مشاورت ۱۳۱۹ھش کا وہ حصہ جماعتوں کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے جو انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ تا جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد فرمایا تھا اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے اور ہم میں ہر ایک بلا استثنا وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا ہے اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام کے واقف بھی نہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی مرتبہ رکھتی ہو جیسے دنیوی عمارتوں میں تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی یہ کام ہماری طرف سے کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکان بناتے تھے البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے کہ جب ہم سو رہے ہوں تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے اور جب ہم جاگیں یہ دیکھ کر اسی کے حضور سجدات شکر بجا لائیں کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا اور جس کا کرنا ہمیں مشکل دکھائی دیتا تھا مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کروایا جا سکتا ہے وہاں ایک حصہ کام کا ایسا بھی ہے جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے اور اگر ہم اپنے اس حق کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجوائیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آتے ہیں۔ بعض کمزور ایمان والے مجھے دکھائی دیتے ہیں بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکے اور جب نمائندگی کا سوال ہو تو وہ پوچھ لیتے ہیں کیا کوئی فارغ ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو ایسے لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچاتا ہوں جو کام خدا کا ہو وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانت داری سے سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے اس کو صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازوں کو بھی چن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑ بولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑ بولے اور معترض شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائیگی اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا اور کوئی کسی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائیگا جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا اور نہ دنیا کے لئے۔

اس مجلس میں تو ان لوگوں کو بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں کجا یہ کہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت سے کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑ بولے اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اور اگر روح نہیں ہوگی تو مردہ کی لاش کو لیکر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس شوریٰ ۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت

میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور ہاں ہر بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہونچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقوےٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلا وجہ ناجائز اعتراض اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کرکے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے"

صدقہ دینا تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"دوسری چیز صدقہ دینا ہے۔ اس کے متعلق شریعت کا کوئی مقرر حکم نہیں ہے۔ کہ اتنا دیا جائے۔ ہاں یہ ہے کہ بچے ہوئے مال سے اپنی مقدور کے مطابق غریبوں پر خرچ کرو۔ ایمان کی ترقی اور نفس کی اصلاح کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی زکوٰۃ دیتا ہے تو اسکو ایمان حاصل ہو گیا۔ مگر اس کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا۔ جب تک کہ صدقہ بھی نہ دے۔

اس بات کو خوب یاد رکھو۔ کہ قرب الٰہی کے مدارج کی ترقی نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ فرائض ادا کرنا انسان کو صرف جہنم سے بچاتا ہے۔ مگر نوافل جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ پھر فرضوں میں کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے سنتیں رکھدی گئی ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ ان کو صدقہ دور کر دیتا ہے"

نظارت بیت المال سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا ارشاد نوٹ کرکے تحریک کرتی ہے۔ کہ دوستوں کو کچھ نہ کچھ رقم بطور صدقہ دیتے رہنے کی عادت بنالینی چاہیئے۔ تاکہ نہ صرف فرائض کی کوتاہیاں دور ہوتی رہیں۔ بلکہ تکمیل ایمان بھی ہوتی رہے۔

(نظارت بیت المال)

تقرر عہدیداران پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ر اپریل ۱۹۵۰ء تک کیلئے منظور کیا گیا ہے۔ صوبہ سرحد کی جماعتیں مطلع رہیں۔

امیر — مکرم قاضی محمد یوسف صاحب ہوتی مردان۔ ضلع پشاور

نائب امیر و سکرٹری تبلیغ:- صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ

جنرل سیکرٹری — محمد الطاف خانصاحب پشاور — سکرٹری مال:- مرزا عبدالمجید صاحب پشاور

سکرٹری امور عامہ — خان صبغور خان صاحب وکیل مردان

امور خارجہ — مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ — تعلیم و تربیت:- صوفی غلام محمد صاحب مال پشاور

وصایا و ضیافت — شمس الدین خانصاحب پشاور — سکرٹری تصنیف:- مولوی محمد الیاس صاحب پشاور

آڈیٹر — میاں غلام حسین صاحب مردان

امین — شیخ مظفرالدین صاحب پشاور

(ناظر اعلیٰ)

بقیہ صفحہ (۴)

فما تحناء الصلب حتی یستوی الرأس بالعجز وھو حد الاعتدال فیہ

(رد المختار ص ۴۱۶ جلد ۱)

یعنی سر اور پیٹھ کو کسیقدر جھکانے سے رکوع کا مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ البتہ مکمل رکوع۔ اسی وقت ہوگا جب کہ پیٹھ کو اس قدر جھکائے کہ سر اور پیٹھ کا پچھلا حصہ برابر سطح میں آجائیں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع کے متعلق علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔ ولو کان یصلّی قاعداً ینبغی ان یحاذی جبہتہ قدام رکبتیہ۔ یعنی اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو وہ رکوع میں اپنی پیشانی کو اپنے گھٹنوں کے برابر تک جھکائے۔

(ردّ المختار ص ۴۱۶ جلد ۱)

لیکن جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ رکوع کی یہ تشریح درست نہیں اور اس میں یقیناً تکلف ہے۔

۸۔ سوال۔ اگر کوئی شخص قعدہ اولیٰ میں بھول کر کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہو جانے کے بعد پھر بیٹھ جائے۔ تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ بعض حنفیہ کا خیال ہے یا نماز فاسد نہیں ہوتی۔

جواب:- اگر کوئی شخص قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کی بجائے بھول کر کھڑا ہو جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو ضروری ہوگا اور اگر سیدھے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جائے تو امام شافعی اور بعض حنفیہ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے قیام جو فرض تھا اسے چھوڑ کر ایک ایسے کام کو اختیار کیا جو فرض نہ تھا۔ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔ فلو عاد الی القعود بعد ذالک تفسد صلوتہ لرفض الفرض لما لیس بفرض

(رد المختار ص ۶۹۷ جلد ۱)

لیکن یہ درست نہیں گو بہتر یہی ہے کہ اگر ایکدفعہ کھڑا ہو جائے تو پھر نہیں اور نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔ قال الزرقانی لم تفسد صلوٰۃ عند جمھور الفقھاء وفی ردالمختار قیل لا تفسد صلوٰۃ وھو الحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ظہر کی نماز میں دوسری رکعت کے بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے اور پھر صحابہ کے توجہ دلانے پر بھی آپ واپس نہ بیٹھے۔ بلکہ نماز کے آخر میں سجدہ سہو فرمایا۔

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۳۰۷ جلد ۱)

۹۔ سوال۔ ربّنا اھدنا وغیرہ میں بعض لوگ صیغہ متکلم مع الغیر یعنی نا کو غنیت کے ساتھ ادا کرتے ہیں کیا یہ درست ہے۔

جواب:- اگر کوئی عذر نہ ہو تو ان الفاظ میں "نا" کو غنیت یعنی نون غنہ کے ساتھ ادا کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس کا صحیح تلفظ بلا غنیّت ہے۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار شاہ گڑھ درجہ اول مقام تونسہ شریف تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازی خاں

بمقدمہ ۲۸ سنہ ۱۹۴۹ء تقسیم

بمقدمہ حیدر نواز شاہ ولد سید محمد نواز شاہ و سید محمد اکبر شاہ نابالغ ولد حیدر نواز شاہ پسر حیدر نواز شاہ والد حقیقی خود ذات مطلق لود ترہ سکنہ موضع بستی عظیم مدعیان

بنام

ولی محمد شاہ وغیرہ مدعاعلیہم

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۱۵/۱۰ موضع روڑی تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخاں

بنام

سدھو رام۔ نتھو رام۔ ڈوپن رام پسران چند بھان چاولہ۔ موہن رام۔ امیلداس پسران سدھو رام وڈہ کمہار۔ گنیش رام۔ ٹھنگا رام پسران ہنسہ رام۔ کشن چند تیج بھان۔ پسران کھونی رام اڑوڑہ کمہار ہندو غیر مسلم حال ہندوستان مدعاعلیہم

بمقدمہ مندرجہ صدر مسمیان سدھو رام وغیرہ مدعاعلیہم غیر مسلم ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر تعمیل اطلاعنامہ معمولی طریقہ تعمیل سے محال ہے لہذا ان کے نام اشتہار دیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہم مذکور بتاریخ ۲۱/۳/۵۰ء بمقام تونسہ شریف اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آئیں بصورت دیگر مقدمہ ان کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصلہ ہوگا۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۰ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مقام تونسہ شریف تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

سنہ ۱۹۴۹ء

بمقدمہ ۲۹ تقسیم

بمقدمہ حیدر نواز شاہ ولد سید محمد نواز شاہ و سید محمد اکبر شاہ نابالغ ولد حیدر نواز شاہ پسر چوہدری حیدر نواز شاہ و والد حقیقی خود ذات معشوق پوتنرلہ سکنہ موضع بستی عظیم مدعیان

بنام

ولی محمد شاہ وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر $\frac{16}{10}$ موضع روڑی تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان

بنام :- سادہو رام - نتھو رام - لڈہن رام پسران چندر بھان چاولہ - موہن رام ریجل داس پسران سدھو رام اروڑہ کمہار - گنیشہ رام ہنگا رام پسران ہنسہ رام - کشن چند تیج بھان پسران بھوانی رام اروڑہ کمہار ہندو غیر مسلم حال ہندوستان مدعا علیہم۔

بمقدمہ مندرجہ عنوان صدر مسمیان سدہو رام وغیرہ مدعا علیہم غیر مسلم ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر تعمیل اطلاعنامہ معمولی طریقہ تعمیل سے محال ہے۔ لہذا ان کے نام اشتہار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۳۰ مارچ بمقام تونسہ شریف اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوں۔ بصورت دیگر مقدمہ اس کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصلہ ہوگا۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۴۹ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں مندرجہ ذیل اشیاء کی یکم اپریل سنہ ۱۹۴۹ء سے اکتیس ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء تک بہم رسانی کے ٹھیکہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹینڈر مطلوب ہیں

(۱) اشیائے خوردنی اور ایندھن وغیرہ جس میں کوک کوئلہ بھی شامل ہے۔ مگر ب سے د تک اشیاء شامل نہیں۔

(ب) دودھ (ج) گھی خالص (د) گوشت

(۲) ٹینڈر دینے والے کیلئے لازمی ہے کہ وہ ایسے کام میں مہارت اور تجربہ رکھنے کے علاوہ کام کی نگرانی خود کر سکے۔ نیز اپنے تصرف میں اشیاء کے عین وقت پر مہیا کرنے کے ذرائع رکھتا ہو۔

(۳) ٹینڈر سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر میں ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک یا بذریعہ پہلی ڈاک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹینڈر ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء کو بوقت ۱۰ بجے کھولے جائیں گے جو ٹینڈر دہندگان موقع پر حاضر ہونا چاہیں۔ ہو سکتے ہیں۔

(۴) سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پر سب سے کم نرخ والے یا کسی اور ٹینڈر کو منظور کرنے یا کسی ٹینڈر کو مسترد فرمانے کے وجوہات بتانے کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔

(۵) ٹینڈروں کے فارم شرائط و ضوابط مع فہرست اشیائے مطلوبہ سپرنٹنڈنٹ صاحب والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر سے بقیمت ایک روپیہ فی سیٹ ۷ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء سے ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء تک صبح ۹ بجے سے ۴ بجے بعد دوپہر تک جب دفتر کھلا ہو حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(دستخط) ایم۔ اے۔ حمید سپرنٹنڈنٹ والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی

ٹینڈر نوٹس

گیس پلانٹ گیس فیکٹری مغلپورہ سے یکم اپریل سنہ ۱۹۴۹ء اور ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کے درمیان ریلیز کردہ By Product of oil mixed with water کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔

(۱) تقریباً تیس گیلن ماہانہ سپلائی اکٹھی ہوگی۔

(۲) اسوقت "By Product" کے تین سو گیلن منتقلی کے لئے تیار ہیں۔

(۳) مہر بند ٹینڈر ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء کے روز سہ پہر کے تین بجے تک ڈویژنل آڈٹ آفیسر این۔ ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹینڈر کے لفافے پر Tender for sale of By Product mixed with water لکھا ہوا ہو۔

(۴) ٹینڈر کے فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل سیکشن) این ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر سے دو روپے کی قیمت ادا کرکے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر داخل کرنیوالوں کے لئے ساٹھ روپے بطور ضمانت چیف کمشنر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرنا لازمی ہے۔ رقم جمع کرانے کی رسید ٹینڈر کے ساتھ منسلک ہونی چاہیئے ورنہ اسکے بغیر ٹینڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹینڈر نامنظور ہونیکی صورت میں ضمانت کی رقم واپس دیجائیگی

(۵) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ کسی بھی ٹینڈر داخل کرنے والے سے کنٹریکٹ کرے یا کم سے کم ٹینڈر کو یا کسی اور ٹینڈر کو بھی بغیر وجہ بتائے نامنظور کر دے۔

ایس ایس ہاشم برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

این ڈبلیو۔ آر لاہور

فن کاروں کے انکم ٹیکس میں تخفیف کا مطالبہ

لنڈن ۸ مارچ۔ مشہور ڈرامہ نویس جارج برنارڈ شا نے جو ایک متمول آدمی ہیں اور بھاری انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان جیسے طبع زاد فنکاروں کی آمدنیوں پر ٹیکس کی شرح میں تخفیف کر دے تاکہ وہ ملک اور قوم کی زیادہ خدمت کر سکیں۔ (رائٹر)

اجمیر میں داخلہ بند

اجمیر ۸ مارچ۔ اجمیر مارواڑ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کسی بھی شخص کی جو وہاں کا مستقل باشندہ نہیں ضلع کی حدود میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس مقصد کیلئے خاص پرمٹ حاصل کرنے ہوں گے جنہیں صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہی جاری کرے گا۔ اقدام اندرونی بدامنی کو رفع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ (رائٹر)

برطانیہ سے ہندوستان کیلئے ہوائی جہاز

نئی دہلی ۸ مارچ۔ ہندوستان برطانیہ سے بہت جلد قریباً ایک سو ہوائی جہاز منگا رہا ہے۔ ہندوستان فضائیہ کے کمانڈر انچیف اسی مقصد کیلئے برطانیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے روانگی سے قبل ایک بیان میں کہا کہ جہازوں کی خرید و فروخت کے تمام ابتدائی امور طے پا چکے ہیں۔ اب نقل و حمل کے لئے کچھ عرصہ درکار ہے۔ (رائٹر)

منشیات کے خلاف کانفرنس

دمشق ۸ مارچ۔ شامی حکومت کو منشیات کے استعمال کے خلاف بین الاقوامی کانفرنس میں جو ویسٹ کوئنگ نیکس میں ہو رہی ہے حصہ لینے کی دعوت دی گئی ہے۔ نیو یارک میں شامی قونصل جنرل سے کہا گیا ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شامی حکومت کی نمائندگی کریں۔ (اسٹار)

لنکا اور برطانیہ کے درمیان فضائی سروس

بغداد ۸ مارچ۔ لنکا کے ڈپٹی کمشنر نے حکومت عراق سے درخواست کی ہے کہ وہ عراقی فضائی مستقروں پر لنکا اور برطانیہ کے درمیان سروس کرنے والے لنکا کے طیارے کو اترنے کی اجازت دیدے۔ (اسٹار)

ہندوستان کے بعض لوگ درختوں کی جڑیں کھا کر گذارہ کر رہے ہیں

احمد آباد ۷ مارچ۔ احمد آباد کے بعض دیہات میں قحط خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے صرف انسان ہی مصیبت کا شکار نہیں ہوئے ہیں بلکہ چارہ نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک ہزاروں چوپائے ہلاک ہو چکے ہیں۔ قحط کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر اندو لعل یاگ نیک نے ایک بیان میں بتایا کہ پل جھیل کے علاقہ میں جس کا پانی بالکل خشک ہو چکا ہے ایک کسان صبح سے شام تک کھودتا رہتا ہے تب کہیں وہ آدھ من ڈیب کی جڑیں نکالنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ جنہیں ابال کر وہ چوپاؤں کو کھلاتے اور پیس کر خود ان کی روٹی کھاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی طرف سے جو تھوڑی سی کھچوریں اور چنے بھیجے جاتے ہیں ان کو اصل قیمت پر معدودے چند آدمی خرید لیتے ہیں اور عوام زیادہ قیمت نہ دے سکنے کی وجہ سے ان کو خرید نہیں سکتے۔ (رائٹر)

دستور ساز کمیٹی کا تقرر

کراچی ۸ مارچ۔ ۷ مارچ ۱۹۴۹ء کو آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان مجلس دستور ساز میں یہ قرارداد پیش کی کہ یہ مجلس ایک ایسی کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے جو صدر اور ان ممبران پر مشتمل ہوگی جن کے نام یہ ہیں:- (۱) آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں (۲) آنریبل مسٹر غلام محمد (۳) آنریبل سردار عبدالرب نشتر (۴) آنریبل خواجہ شہاب الدین (۵) آنریبل پیرزادہ عبدالستار (۶) آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن (۷) آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل۔ (۸) مولانا شبیر احمد عثمانی (۹) ڈاکٹر عمر حیات ملک (۱۰) ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (۱۱) مسٹر کامنی کمار دتہ (۱۲) بیگم جہاں آرا شاہنواز (۱۳) ملک فیروز خاں نون (۱۴) مسٹر سرشن چندر چٹو پادھیا (۱۵) میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ (۱۶) مولانا محمد اکرم خاں (۱۷) میاں محمد افتخار الدین۔ (۱۸) خان سردار بہادر خاں (۱۹) ڈاکٹر محمد حسین۔ (۲۰) بیگم شائستہ سہروردی اکرام اللہ (۲۱) مسٹر پریم ہری برما اور ۲۲ محرک۔

اس کمیٹی کو زیادہ سے زیادہ ایسے دس ممبروں کو مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جن کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مجلس دستور ساز کے ممبر ہوں۔ یہ کمیٹی اس مجلس کی منظور کردہ تحریک کے مطابق جو اغراض و مقاصد سے متعلق ہے اور جو ان بنیادی اصول پر مشتمل ہے جن پر پاکستان کا دستور بنایا جائے گا جلد سے جلد اپنی رپورٹ پیش کرے گی اس کمیٹی کا جلسہ منعقد کرنے کے لئے کم از کم سات ممبروں کی موجودگی ضروری ہوگی۔

چودہ جاپانی جنگی جہاز برطانیہ جا رہے ہیں

سنگاپور ۸ مارچ۔ اس سال چودہ جاپانی جنگی جہاز سنگاپور سے برطانیہ جا رہے ہیں جو برطانوی وزارت سپلائی کی بھٹیوں میں پگھلائے جائیں گے۔ یہ جہاز سنگاپور کے بحری اڈے پر توڑے جا رہے ہیں۔ جو فرم اس کام کو سر انجام دے رہی ہے اس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس کام کو پورا ہونے میں ایک سال تک کی مدت لگے گی۔ یہ جہاز جن سے دس ہزار ٹن لوہا نکلے گا پانچ تباہ کنندوں اور نو بسکوٹ جہازوں پر مشتمل ہیں۔ یہ دو سال سے سنگاپور میں پڑے ہوئے ہیں یہ جہاز جاپان پر قبضہ کرنے کے بعد ہانگ کانگ کی راہ سے یہاں لائے گئے تھے۔ یہ پہلے جاپانی جنگی جہاز ہوں گے جو ٹوٹی پھوٹی دھات کی صورت میں برطانیہ جائیں گے۔ (اسٹار)

ایک روز کے لئے ذبیحہ کی ممانعت

پوری ۷ مارچ۔ پوری کے شہر میں میونسپل کمیٹی نے ۳۰ جنوری کو ہر قسم کے ذبیحہ کی ممانعت کر دی ہے نیز اس نے حکومت اڑیسہ سے درخواست کی ہے کہ وہ سارے صوبہ میں اس روز ذبیحہ کی ممانعت کر دے۔ کیونکہ اس روز گاندھی جی کی وفات ہوئی تھی۔ (رائٹر)

ہیگ کی مذاکرات میں شرکت کی شرائط

ہیگ ۸ مارچ۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکارنو نے ولندیزیوں کو بتایا ہے کہ وہ ہیگ میں گول میز کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو اس وقت تک منظور نہیں کر سکتے جب تک کہ جوگجا کارتا میں جمہوری حکومت نہ قائم کر دی جائے۔ وہ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کی انڈونیشی کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ سے امداد طلب کی جائے گی

لنڈن ۸ مارچ۔ ۲۶ مارچ کو انڈیا لیگ کا ایک اہم اجلاس لنڈن میں منعقد ہوگا۔ جس میں اس امر پر غور کیا جائے گا کہ جب یہ اقوام متحدہ میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا قضیہ پیش ہو تو برطانیہ ان کی حمایت کرے گا۔ (رائٹر)

اسپین پاکستانی روئی سے کپڑا تیار کریگا

لنڈن ۸ مارچ۔ میڈرڈ سے اسٹار کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان نے اپنا ایک نمائندہ بارسلونا بھیجا ہے جو پاکستان میں پیدا ہونے والی روئی کی دس لاکھ گانٹھیں اس شہر کے بیکار کپڑوں کے کارخانوں میں کپڑا بننے کے لئے بھیجنے کا انتظام کرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس روئی کی قیمت اسپین اس روئی سے تیار کئے ہوئے کپڑے کی صورت میں پاکستان کو ادا کرے گا۔ پاکستان کے کارخانے صرف ۵۰ ہزار گانٹھیں سالانہ کپڑا بننے کے کام میں لا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

سندھ یونین آف جرنلسٹ کے انتخابات

کراچی ۸ مارچ۔ ۶ مارچ کو منعقدہ سندھ یونین آف جرنلسٹ کی مجلس منتظمہ کے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۱۰ اپریل کو ایک عام اجتماع اور سالانہ انتخابات کئے جائیں۔ فرداً فرداً سب ممبروں کو جلد ہی اطلاع دے دی جائے گی۔ نامزدگی کے کاغذات ۳۱ مارچ کو ۸ بجے رات تک جنرل سیکرٹری کے پاس پہنچ جانے چاہئیں۔ ان پر محرک اور مؤید کے دستخط اور امیدوار کی رضامندی کا ذکر ہونا چاہئیے۔ چار ممبروں کی ایک کمیٹی یکم اپریل کو نامزدگی کے کاغذات کی جانچ کرے گی۔ (اسٹار)

لبنان میں فضائی پرواز کا تربیتی سکول

بیروت ۸ مارچ۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب لبنان میں فضائی پرواز کا تربیتی سکول قائم کیا جائے گا۔ لبنانی حکومت نے تربیت دینے والے طیاروں کا آرڈر بھی دیدیا گیا ہے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کیلئے گیہوں

بیروت ۸ مارچ۔ چھ سو ٹن گیہوں کینیڈا سے بذریعہ بحر بیروت لایا جا رہا ہے۔ اس گیہوں کو عرب مہاجرین میں تقسیم کیا جائے گا۔ (اسٹار)

پاکستان اور شام میں تجارتی مذاکرات

دمشق ۸ مارچ۔ توقع ہے کہ ایک پاکستانی وفد یہاں شامی حکومت کے ساتھ دونوں ملکوں کے درمیان معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کرنے کے مذاکرات شروع کر دے گا۔ (اسٹار)

ویزا کی شرط اڑا دی گئی

ہیگ ۷ مارچ۔ نیوزی لینڈ اور ہالینڈ کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان سفر کرنے والوں کے لئے ویزا کی شرط اڑا دی جائے تاکہ عوام سہولت سے آجا سکیں۔ اور دونوں ملکوں کے تعلقات زیادہ خوشگوار ہو جائیں۔ اس فیصلے کا اطلاق ہالینڈ کے مقبوضات پر نہیں ہوگا۔ (رائٹر)

پانچ ناجائز ٹرانسمیٹر پکڑے گئے

میرٹھ ۷ مارچ۔ ڈسٹرکٹ پولیس نے ہاپوڑ میں کچھ ملزموں کے مکانات پر چھاپہ مارا جس کے نتیجہ میں پانچ ٹرانسمیٹر برآمد ہوئے۔ جنہیں وہ خلاف قانون استعمال کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں سات گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ رائٹر